دار الافتاء ١٥٥٢/١٢ جامعہ دارالعلوم کراچی

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ!

محترم ومکرم مفتی تقی عثمانی صاحب ودیگر مفتیان عظام دار العلوم کراچی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام درپیش مسئلہ میں۔

مجھ کو (شعیب اللہ) لوگوں نے بطور مضاربت کے کچھ رقم دی۔ اور میں نے ان سے کہا تھا کہ میں تمام خود نہیں کرتا آگے ایک کمپنی کو اسمیں دیتا ہوں۔ ساتھ تحریر بھی لکھ دی تھی دیتا تھا جس کا تعلق کسیاتھ منسلک ہے۔ اب کچھ عرصہ پہلے نیب والوں نے اسکے دفتر پر چھاپہ مار کر تین آدمیوں کو حراست میں لیا اور ایک کو چھوڑ کر باقی دو ابھی تک نیب کے پاس ہیں۔ اور اسکے بعد سے اب تک ہمیں نہ نفع ملا اور نہ راس المال۔

اسی طرح ایک کمپنی دوسری تھی کہ جسمیں بھی لوگوں کی آدھی رقم میں نے جمع کرائی تھی اور اس پر بھی 18 اپریل کو نیب والوں نے چھاپہ مارا اسکے چیف ایگزیکٹیو مفتی احسان الحق صاحب کو حراست میں لیا اور ابھی تک وہ نیب کے پاس ہے۔ اب پوچھنا یہ ہے کہ لوگ بار بار آکر مجھ سے رقم کا مطالبہ کرتے ہیں اور میں ان سے یہی عرض کرتا ہوں کہ رقم تو کمپنی کے پاس ہے میرے پاس نہیں اور میں نے جو آپ لوگوں کیساتھ تحریر کی تھی اس پر لکھا تھا کہ میں ضامن نہیں ہوں۔ اس پر انھوں نے ایک جرگہ کیا جسمیں ہمارے علاقہ کے ایک بڑے عالم مولانا [illegible] صاحب کو بلالیا اور ساتھ کچھ علماء کرام اور بھی تھے۔ تو مولانا نے کہا کہ کراچی سے لیکر گلگت تک جتنا مضاربت ہو رہا ہے یہ سود ہے۔ لوگوں کا رقم لیکر لوگوں میں تقسیم ہو رہا ہے۔ اور پورے علاقہ میں یہ بات پھیل گئی اور مجھے بڑی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا اور زبردستی مجھے ضامن بنا کر کہا کہ جتنا نفع آپ نے انکو دیا ہے وہ راس المال بنا اور باقی رقم کے آپ ضامن ہیں۔ اب ایسے حال میں آیا میں ضامن بنتا ہوں یا کہ نہیں۔ اور میں ایک مدرس ہوں میرے پاس اتنی رقم بھی نہیں تو میں کیا کروں رقم بھی زیادہ ہے۔ اب آیا میں ضامن نہیں بنتا اور کمپنی ضامن بنتی ہے یا کہ نہیں جب کہ ظاہراً کمپنی کو نقصان بھی تجارت میں نہیں ہوا۔ اس مسئلہ میں جلدی کیجئے علاقہ میں بڑا انتشار ہے۔


واپسی پتہ = ماڈل ٹاؤن ہمک [illegible] برجی سٹاپ
مکان نمبر 561 گلی نمبر 5 امیر الرحمٰن صاحب کو ملے۔
اسلام آباد

فقط والسلام
سائل = شعیب اللہ ولد ربیع اللہ عفی عنہ

رابطہ نمبرز = 0313-5986203
0334-8968322


(جواب منسلک ہے)

10222

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## الجواب حامدا و مصلیا

مذکورہ مسئلے کا شرعی حکم یہ ہے کہ اگر آپ نے لوگوں کو کمپنی میں رقوم بطور مضاربت لگانے کی دعوت دی ہو، جس پر لوگوں نے آپ کو بطور مضاربت اپنی رقوم دی ہیں اور آپ نے ان کی اجازت سے آگے کمپنی کو بطور مضاربت دی ہے تو کمپنی کو رقم بطور مضاربت دینے سے پہلے آپ کی ذمہ داری تھی کہ اس بات کا اطمینان حاصل کر لیتے کہ مذکورہ شرائط کے ساتھ حقیقت میں رقوم کسی کاروبار میں لگائی جارہی ہیں یا نہیں؟ اور وہ کاروبار جائز بھی ہے یا نہیں؟ اور اس کے روزمرہ کے معاملات شریعت کے مطابق ہو رہے ہیں یا نہیں؟ نیز یہ بھی دیکھنا چاہیے تھا کہ اگر کوئی ادارہ عوام سے بڑی رقوم لے رہا ہے تو اس پر لازم ہے کہ وہ ملکی قانون کے مطابق " سیکورٹی ایکسچینج کمیشن آف پاکستان" (SECP) میں بطور مضاربہ کمپنی اپنی کمپنی رجسٹر کروائے اور اپنی کاروباری سرگرمیوں کا قانونی سرٹیفیکیٹ حاصل کرے تاکہ عوام سے لی گئی رقوم کا تحفظ ہو سکے۔

لہذا اگر آپ نے ان شرعی اور قانونی تقاضوں کو پورا کئے بغیر عام مسلمانوں کی رقوم کمپنی میں لگادیں تو یہ آپ کی طرف سے کوتاہی پائی گئی۔ اور اس کے بعد آپ لوگوں سے رقمیں وصول کر کے کمپنی کو دیتے رہے اور کمپنی سے نفع کے نام پر رقوم وصول کر کے لوگوں کو دیتے رہے۔ اس لئے اب آپ کی شرعی اور قانونی ذمہ داری ہے کہ کمپنی سے رقوم وصول کر کے ان لوگوں کو اداء کریں جن سے آپ نے رقمیں لی تھیں۔ اور لوگ آپ سے مطالبہ کرنے میں حق بجانب ہیں۔ (ماخذہ: تبویب ۲۳/۱۴۹۲،۶۶/۱۳۵۸) .................................. واللہ اعلم بالصواب

فرحان
محمد فرحان عاطف
دار الافتاء دار العلوم کراچی
۲۰ رمضان ۱۴۳۴ھ
۳۰ جولائی ۲۰۱۳ء

الجواب صحیح
بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ
۲۰-۹-۳۴

الجواب صحیح
اصغر علی ربانی
۲۰ رمضان المبارک ۱۴۳۴ھ

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفراللہ
۲۰-۹-۱۴۳۴ھ

الجواب صحیح
محمد عبدالمنان عفی عنہ
۲۰-۹-۱۴۳۴ھ

الجواب صحیح
شاہ محمد تفضل علی عفی عنہ
۲۱/۹/۱۴۳۴ھ

مفتی — دار العلوم کراچی

نائب مفتی — دار العلوم کراچی

دار الافتاء — دار العلوم کراچی
فتوی نمبر ۱۵۵۲/۲۷
۲۱/۹/۳۴
۲۰۱۳/۷/۳۱

10225

Scanned by CamScanner